ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

قیمت پیشگی سالانہ سے | قیمت پیشگی سالانہ سے

نمبر ۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء | جلد دوم

حیدرآباد دکن کی جماعت کی طرف سے

عریضہ نیاز

بحضور حضرت اقدس امام مہدی آخر الزمان مسیح موعود علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

سالک مسالک حقیقت و عرفان واقف رموز و معارف قرآن۔ غواص بحر توحید آشنائی۔ یم تجرید مظہر انوار الہی۔ مصدر برکات نامتناہی۔ مقبول جناب احدیت۔ مقرب بارگاہ صمدیت۔ حافظ کلام ربانی۔ ہادی مراحل خدارسی و خدادانی۔ محی ملت بیضا۔ حامی شریعت غرا۔ فخر الاولیا تاج الاتقیا۔ قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین۔ امیر المومنین امام المسلمین۔ آفتاب عالمتاب آسمان امامت۔ شہسوار عرصہ ارشاد و ہدایت۔ حضرت امام آخر الزمان۔ مہدی دوران۔ مسیح موعود ایدہ اللہ و نصرہ۔

ہم لوگ جو خدا تعالے کے عاجز گنہگار بندے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنے امتی اور حضور اقدس کے جان نثار خدام ہیں سے ہیں۔ یہ عریضہ نیاز نہایت ادب کے ساتھ ایک خاص غرض سے خدمت فیضدرجت میں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ جناب عالی بنظر رحمت و شفقت اس کو ملاحظہ فرمائینگے۔ حضور کا اشتہار مورخہ ۶ فروری ۱۸۹۸ء جو مرض طاعون کے بارہ میں شائع ہوا ہے ہم لوگ بھی اوس کے شرف مطالعہ سے مشرف ہوئے عالیجناب ہم لوگ اس بات کو پہلے سے جانتے تھے اور اوسی سبب سے خوف زدہ بھی تھے کہ ایک طرف سے اس زمانہ کی نئی روشنی اور اس پر فتن زمانہ کی منافقانہ تہذیب اور اس پرآشوب زمانہ کی نامعقول نیچریت نے اہل عالم کو عموماً نہایت درجہ کا چالاک و بیباک آزاد و گستاخ و شوخ و شریر بنا دیا ہے اور دوسری طرف سے اس زمانہ آخر کے خشک ملاؤں نے اپنی نفسانی جذبات کو انتہا تک پہنچا کر باہمی اتحاد و محبت و رفق و ہمدردی کی تمام راہیں مسدود کردی ہیں افسوس صد افسوس کہ ہادی دین کی مبارک آوازاون کے ناشنوا گوش تک نہ پہونچ سکے۔ اور انہوں نے اس خداداد نعمت کی کچھ قدر نہ کی جو عین ضرورت کے وقت حضرت قیوم عالم جل شانہ نے اُن کو عطا کی تھی روحانی نور اور آسمانی امور سے وہ اس درجہ محروم و بے نصیب ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالے کی اُن قدیم سنتوں کو بھی انہوں نے بالکلیہ پس پشت فراموش کردیا ہے جس کے آثار و نقوش نظام فطرت و قانون قدرت میں مندرج ہیں۔ اگر اونکی سعید فطرت اون کو مستعد کرتی اور وہ اپنی بصیرت سے کام لیتے اور حضور اقدس کی جان بخش و روح پرور تصنیفات کو تدبر سے دیکھتے۔ اور جناب عالی کی پاک ہدایت و مبارک تعلیم پر ایک منصف و دانا دل لیکر غور کرتے۔ تو اُن کے خون کا قطرہ قطرہ اور اُن کی خاک کا ذرہ ذرہ اس امر پر شہادت دیتا کہ اللہ جل شانہ نے اس پرآشوب پر ظلمت زمانہ میں اپنی رحمانی تجلی کے ساتھ اس عالم کی طرف توجہ کی ہے اور اپنی عظیم الشان رحمت کو ایک نہایت عالی خیال روشن دماغ و بلند حوصلہ و سلیم العقل و حلیم المزاج و سعید الفطرت و کامل الایمان و پاک ترو پاک نہاد و متقی و مقدس و کریم النفس انسان کی صورت میں نازل کیا ہے۔ تاکہ ابدی زندگی کے طالب کاملاکت کی راہ سے بچکر صراط مستقیم کو پالیں۔ اور اوس منزل مقصود پر پہونچ جائیں جس پر پہنچنا پیدائش انسان کی علت غائی ہے۔

مگر ہم اس بات سے سخت دردمند ہیں کہ بجائے قدرشناسی و شکرگذاری کے ان لوگوں نے حضور کی تکلیف و توہین کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ اور کوئی پہلو مخالفت و مخاصمت کا باقی نہ چھوڑا۔ ان حالات کو عرصہ سے دیکھ دیکھ کر اس بات سے دل ڈرتا تھا اور خوف آتا تھا۔ ؎

تا دل مرد خدا نامد بدرد ؞ ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

آخر کار وہی ہوا۔ کہ قحط و زلزلہ کے متواتر و مسلسل صدمات سے ایک عالم تباہ ہوگیا ہے اور اب خدائے تعالے کے قہری تجلی کے آثار اور بھی زیادہ نمایاں ہونے لگے۔ اور طاعون جیسا مرض مہلک ترقی کرتا جاتا ہے اور اس عالمگیر موت کے احاطہ سے نکل جانا انسان ضعیف البنیان کی طاقت امکان سے باہر ہے یہ بالکل سچ ہے کہ عالم اسباب کے تمام حوادث اسباب سے وابستہ ہیں۔ مگر ذات پاک حضرت صانع عالم جل شانہ جو متصرف فی الاسباب ہے۔ اُسی کے ارادہ و مشیت کے موجب اس کائنات کی ہر ایک حرکت و سکون واقع ہوتی ہے۔

چونکہ اس مرض کا شیوع اس ملک کے حدود میں بھی شروع ہوگیا ہے روزانہ وحشت خبریں پہونچتی جاتی ہیں اور ظاہر و آثار بہت خطرناک ہیں اور معلوم نہیں۔ کہ کس وقت کیا حادثہ وقوع میں آجائے۔ اور ہم لوگ اپنے ایمان و عقائد کا اوسی طرح جس طرح حضور نے اپنی پاک و مقدس کتابوں میں تحریر فرمایا ہے حضور کو شاہد ٹھہراتے ہیں۔ جب ہم اوس شاہد یعنی خداوند تعالی جلشانہ کی ذات رفیع الدرجات سے ہے اور مقید ہیں۔ کہ میدان محشر میں مرد تسایہ ہمارے ان

www.aaiil.org

دوا مدکی آنکھ اٹھا لیں کہ رہ حضور کو دیں لا الزوب - الاجل
[illegible] اس قبیل [illegible] اور حضور بھی [illegible]
اس بات پر ایمان لا چکے ہیں - [illegible]
حضور اقدس کی [illegible] الله وتمام وآئینہ کمالات اسلام سے نقل
کئے گئے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ تنزیہہ ہے اور مبداء
جمیع [illegible] تمام خیرات کا - اور جامع ہے تمام
کمالات کا اور [illegible] ہر ایک امر کا اور موجد ہے تمام وجودوں کا
اور علت العلل ہے ہر ایک موثر کا - جس کی تاثیر یا عدم تاثیر اس آیت
اس کے قبضہ میں ہے - اور واحد لاشریک ہے اپنی ذات میں
اور صفات میں - اور اقوال میں اور افعال میں - اور اپنے تمام کمالات
میں - ازلی ہے اور ابدی ہے اپنے جمیع صفات کاملہ کے ساتھ -
اور حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و
خیر المرسلین ہیں - جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا ہے - اور وہ
نعمت بمرتبہ تمام پہونچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست
اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے - اور ہم پختہ یقین
کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں - کہ قرآن شریف خاتم کتب
سماوی ہے - اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود
اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا - اور نہ کم ہو سکتا ہے اور
ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں - کہ جنت و جہنم خدا کے ازلی ابدی
کے صفات قدیمہ جلال و جمال کے مظاہر ہیں - اور ملائک مقربین
و مدبرات امر ہیں - اور ہم ایمان رکھتے ہیں - خدا تعالیٰ کی کتابوں پر
اور اس کے رسولوں پر - اور بعث بعد الموت پر - غرض ہمارا ان
تمام باتوں پر ایمان ہے - جو قرآن شریف میں درج ہیں - اور جو آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے -

جس طرح ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح ہم اس بات
پر بھی ایمان رکھتے ہیں - کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت
کو جس مسیح کی خبر دی تھی - اور جس کو بعض صفات متشابہ کی وجہ
سے اور بعض کمالات و مناسبتوں کی وجہ سے مہدی فرمایا تھا -
اور جس کے ظہور کی زیادہ سے زیادہ صدی چہاردہم میں باتفاق علماء
و اولیاء امید کی گئی تھی - وہ بلاشبہ حضور اقدس ہیں - قطع نظر ان
مقدس دلائل کے جن کو حضور نے اپنی مبارک کتابوں میں تحریر
فرمایا ہے - ہم نے احادیث نبویہ کے موجب ان کے بہت آثار
و علامات کو دیکھ لیا ہے جن کا وقوع زمانہ ظہور امام آخر الزمان سے وابستہ
تھا - اس کوشش میں خدا تعالیٰ نے ہماری مدد کی
اور ہمارے سینوں کو کھول دیا - اور یہ فہم و بصیرت ہم کو عطا کی اور
اب ہمارا دل یقین سے معمور ہو گیا ہے -
اور رمضان المبارک کا کسوف و خسوف جو اسی ایک نشانیہ

حدیث کے الفاظ کے مطابق واقع ہوا - ہم نے اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیا - اور اس آسمانی نشان کو دیکھ کر ہمارا ایمان اور بھی تازہ ہو گیا
ستارہ ذو الذنب کے طلوع کی صحیح اطلاع [illegible] یہ وہی ستارہ تھا
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت طلوع ہوا تھا
اور بعد ظہور حضرت امام آخر الزمان کے پھر طلوع ہوا - اور یہ
دوسرا آسمانی نشان تھا - جس نے حضور کی صداقت پر شہادت
ادا کی - ہم نے دجال کو دیکھا - اور اس کو شناخت کیا - اور بعینہٖ
اس کی پیشانی پر ک - ف - ر لکھا ہوا اچھی طرح
پڑھ لیا - قحط و زلزلہ و طاعون جو بصورت عذاب دنیا میں شائع
ہوئے - اور ہو رہے ہیں - اور جن کی خبریں احادیث نبویہ میں
بکثرت دی گئی تھیں - ان کو دیکھ کر ہم خدا تعالیٰ کے قہر و
جلال سے اس کی رحمت کی پناہ چاہتے ہیں - غرض کہ ہم اس بات
پر ایمان لا چکے ہیں - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالیقین فوت
ہو چکے - قرآن کریم ان کی وفات کی قطعی و یقینی خبر دیتا ہے اور
آنے والا مسیح آ گیا - ہم نے ان عقائد کی اپنے عیال و اطفال
کو بھی تعلیم دی ہے - اور وہ بھی اس عقیدہ میں ہمارے ساتھ
متفق ہیں -

ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا بدل و جان بدرجہ
غایت شکر کرتے ہیں کہ ہم نے حضور کا وہ مبارک زمانہ پا لیا جس کی
تمنا میں تیرہ سو برس کی عمر ختم ہو گئی - اور صدہا راستباز
اس عہد کی آرزو میں اس عالم سے گذر گئے -

آخر پر ہم نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ حضور سے
خاص طور پر ایک درخواست کرتے ہیں - اور یقین رکھتے ہیں
کہ حضور اس کو قبول فرما دیں گے -

اگرچہ ہم نے اس بات کا التزام کیا ہے - کہ نماز پنجگانہ
کے ساتھ درود و استغفار بھی بکثرت پڑھیں - اور اپنے متعلقین
و متعلقات کو بھی اس کا پابند کیا ہے - مگر جب ہم اپنے اعمال و
افعال پر نظر کرتے ہیں - تو بے انتہا ندامت کی وجہ سے دعا
کرنے میں بھی جرأت نہیں کر سکتے - مگر اس خوف سے کہ خدا
تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جانا بھی ایک کفر ہے - ہم اس
بات کی دعا کرتے رہیں گے - کہ اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے مبارک
عہد کے نیک انجام تک جمیع آفات جسمی و [illegible] سے محفوظ
رکھ کر زندہ رکھے -

مگر ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں - کہ تمام دنیا کی
دعائیں اور تدبیریں ایک طرف اور حضور کی ایک دعائے نیم
شبی ایک طرف - ہم خوب جانتے ہیں - کہ حضور مستجاب الدعوات
ہیں - اس لئے اس بات کی درخواست کرتے ہیں کہ حضور

[illegible] درست ہیں [illegible] فرما دیں - کہ ہم حضور کے ایام کو دنیا میں
جہاں تک مقدر ہے - دیکھ لیں - اور اگر [illegible] کی وجہ میں
سے کسی کی موت مقدر ہے - تو ہم نہایت خوشی کے ساتھ
خدا تعالیٰ کے قضا و قدر پر راضی ہیں - اس حالت میں ہم اس
دعا کے متمنی ہیں - کہ ہمارے [illegible] [illegible] جن کے لئے بچا
اور [illegible] - اور ہم [illegible] حضور کی جماعت کا جو ہے اس
اس عالم سے گذر جانے کا - [illegible] اطلاع [illegible]
طرف سے ہو تو زندہ رہیں گے - حضور [illegible] ان کے
لئے دعائے مغفرت فرما دیں - ہمارے اعمال [illegible] ہیں کہ
ہم قابل مغفرت ہوں - بجز خدا تعالیٰ کی [illegible] اور
حضور کی دعا کے اور کوئی ذریعہ نجات کا نہیں - ہم اس بات پر بھی
یقین رکھتے ہیں - کہ ہم اپنی اور [illegible] ارادت و عقیدت و محبت
کا جو ہم حضور کے ساتھ رکھتے ہیں - اجر عظیم پا دیں گے - اب ہم
اس [illegible] کو ختم کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنے عیال و
اطفال کو اللہ جل شانہٗ کی حفظ و حمایت اور حضور کی دردمند
دل کی دعاؤں کے سپرد کرتے ہیں - وہ ہم سے دونوں جہان
میں راضی ہو -

ہمارے جماعت کے تمام بھائیوں کو ہماری طرف سے
سلام مسنون پہنچے ۔ ۱ سید مردان علی - ۲ محمد نصیر الدین - ۳
محمد ابو الحمید - ۴ سید [illegible] - ۵ سید رضوی صفدر حسین - ۶ محمد [illegible]
محمد [illegible] - ۹ محمد ظہور [illegible] - ۱۰ مرزا صادق بیگ

سورۂ بنت کی تفسیر چھپ کر تیار ہو چکی ہے مینیجر الحکم قادیان طلب کریں
قیمت مجلد معہ محصول ۱۴ - ۳ کاپیاں جلد سے کم باہر جا سکیں گی -

ٹریکٹ سیریز

اس کی کیفیت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں
جو حضرت اقدس سیدنا امامنا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہوں اور اسلام کی خوبیاں
ظاہر کریں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں
[illegible] جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل
ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے متبرک خطبے اور لطیف
مضامین مشتمل [illegible] تفسیر آیات یا مشتمل رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ
اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی [illegible] لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں
یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوں گے - اگر ہمارے احباب توجہ
توجہ کریں تو یہ بکثرت شائع ہو جایا کریں - اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کو مدد دیں
اور سو سو ٹریکٹ [illegible] حساب سے خرید لیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک ہفتہ میں شائع
ہو سکتا ہے اور ہم ایک ہفتہ وار ڈھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیں اور تقسیم کا یہ انتظام
کیا جاوے گا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ کے [illegible] معتد کو بھیج دیا کریں اور وہ تقسیم

سرمن (خطبہ)

(سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۹ مطبوعہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

میرے کان میں جب یہ پہنچا تب ہی میں نے خدا تعالیٰ کے منشاء سے سمجھ لیا کہ اب کامیابی ہی کامیابی ہے۔ جب بلعمیوں متکبرین اور امام متکبرین نے انا خیر منہ کی ہانک لگائی۔ اور موعود اور اس کے اصحاب کو زمرۃ الامیین کہا۔ اور سب سے پہلے سیالکوٹ کی مسجد میں حملے سے حکیم حسام الدین صاحب کے مقابل کہا کہ دعوے چند کا بغیر علوم دینیہ اور علوم آلیہ سے مجھے بہرہ ہے۔ میرے دل میں یہ نقش میخ فولاد کی طرح گڑ گیا۔ کہ دعوے کرنے والا اور اس کے ساتھ بلا ریب حق پر ہیں۔ اور دو نشانیاں اور آیتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانہ کی یاد دلاتی ہیں۔ کامیاب ہوں گے۔ اور ان کے دشمن ہر قسم کے انتظام کے تباہ ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ میرا گمان سچا نکلا اور میری امید کو جو اس وقت پیدا ہوئی غیب کے رنگ میں نمایاں کامیابیوں سے سرسبز کر دکھایا۔ اور پھر فرمایا ہے۔ یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر اسی نشان نے تمہیں تعلیم دی ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دین کی تمام خوبیوں کی ہدایت اور تمام برائیوں سے بچنے کی نصیحت ہے۔ کیا کوئی منکر اسلام کوئی سی کوئی خوبی پیش کر کے کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے اس کی تعلیم نہیں دی (کیونکہ یہ سب اسلام ہی میں ہے) کما قال کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ...... اس کی شان ہے۔ اس آیت کی تفسیر ایک قصہ سناتا ہے۔ جو تعلیم اعجاز کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ عرب میں ایک بڑا سردار تھا۔ اور اس کی قوم نے حضرت کے پاس منتخب کر کے بھیجا کہ تم جا کر دیکھو کہ یہ کیا چیز ہے۔ چنانچہ وہ بڑی آن بان سے حضور کی خدمت میں پہنچا۔ جب وہ مسجد میں آیا۔ تو یہ الفاظ حضرت پڑھ رہے تھے۔ یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر یہ سن کر فوراً واپس گیا۔ اور قوم سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ انہوں نے پوچھا۔ ہم میں تمام خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔ اور برائیاں نہ ہوں۔ کہا کہ اسلام کا یہی منشا ہے۔ اب سب مسلمان ہو جاؤ۔ غرض وہ مسلمان ہو گئے۔ یہ ہے اعجاز اسلامی تعلیم کا ...... ان آیات پر غور کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے طور پر بیان فرمائی ہیں۔ ہر ایک ایسی فصاحت سے ایک سوچنے والا دل سمجھ سکتا ہے۔ کہ مصلح کی ضرورت کب ہوتی ہے۔ وہ پانچ صفتیں ہی ضرورت حقہ کا اظہار ہیں۔ ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب دنیا کا یہ حال ہو۔ کہ امر بالمعروف ترک کیا ہو۔ اور منکرات سے روکنے والا کوئی نہ ہو۔ اور کن چیزوں کو حلال سمجھا جاتا ہے۔ اور طیبات کو حرام کہا جاتا ہے۔ اور ناپاک چیزوں اور بدعات شنیعہ اور عقائد فاسدہ اور اعمال قبیحہ کے خطرناک بوجھوں کے تلے قومیں دبی ہوں۔ اور دنیوی جذبات کے طوقوں سے ان کی گردنیں خمیدہ ہو کر زمین کی طرف جھک جائیں۔ اور کتوں کی طرح ان کی ناکیں سفلی اشیاء کی بو لینے میں سطح زمین سے رگڑ کھاتی رہیں۔ اور آسمان کی طرف دیکھنا انہیں کبھی نصیب نہ ہو۔ ایسے وقت میں غیرت الٰہی جوش مارتی۔ اور اس بات کی ضرورت حقہ داعی ہوتی ہے۔ کہ کوئی مصلح پیدا ہو۔ اور ..... بیان سے یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ مصلح میں صفات کیسی ہوں۔ جو زمانہ کی ضرورت ہو۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔ یہود اور نصاریٰ اور مشرکین عرب اور ایرانی اور ہندی سب کے سب انہی ناپاک عیوب میں مبتلا تھے۔ یہود کی نسبت کتاب کریم صاف کہتی ہے۔ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ۔ یعنی یہودی سوسائٹی کا یہ حال تھا۔ کہ کوئی کسی کو فعل بد کے ارتکاب سے نہ روکتا۔ نصاریٰ میں حلت و حرمت کا کوئی منشا ہی نہ تھا۔ مجوس ایران محرمات ابدیہ کو حلال سمجھتے تھے۔ اور ہندی فرقوں سے شہر کے شہر بھرے ہوئے تھے۔ غرض ہر طرف ضلالت اور ظلمت کا طوفان آ رہا تھا۔ اس لئے حضور کی بعثت ہوئی۔ یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو خواہ مخواہ نہیں چنا کرتا۔ اور کسی شخص کو مجدد و مصلح بنا دینا فضول نہیں سمجھتا۔ جب تک کہ زمانہ میں اس کی ضرورت اور اس کی پاک فطرت میں اصلاح کی صلاحیت موجود نہ ہو۔

مجھے اکثر تعجب آتا ہے۔ کہ نصاریٰ قرآن کو دیکھتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے تفسیر قرآن بھی کرتے ہیں۔ ان آیات کو کبھی انسانی دل سے نہیں سوچتے۔ کہ ان آیات میں ایک مصلح کی نسبت کتنا بڑا دل کو ہلا دینے والا دعوے ہے۔ یہ صفات و خواص ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کتاب کے مقابلہ میں تو ہیں۔ انسانی قویٰ کے سائنس کو جاننے والا یقیناً لذت سے بھر جاتا اور یہ دعوے ہی اس پر قوی اور خیمہ عظیم ماننے کو کافی ہے۔ میں درست کہتا ہوں۔ اگر کوئی چاہے۔ کہ توریت یا انجیل سے مصلح عالم کے ایسے صفات نکال کر دکھائے۔ تو اس کی ورق گردانی آخر اس کی حیرانی اور شرمندگی کا باعث ہو گی۔ ہم انجیل سے منسوخ محض بے سود اور بے نتیجہ پڑھتے ہیں جب ہمیں اس امر کی تلاش ہوتی ہے۔ کہ انجیل کے یسوع نے زمانہ کی حالت کا تقاضا کیا ہو کیا ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے اپنے وجود کی ضرورت اور اصلاح کا عملی اور علمی ثبوت کیا دیا ہے۔ برخلاف اس کے قرآن کریم نے اسلام سے پہلے دنیا کی حالت کا الگ نقشہ دکھایا ہے۔ اور اس طرح صاف ثابت کیا ہے۔ کہ زمانہ پکار پکار کر کہتا تھا کہ مصلح کی ضرورت ہے۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا یعنے زمین بالکل مر چکی تھی۔ اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اسے نئے سرے سے زندہ کرے۔ اس جامع آیت نے ایک لفظ میں زمانہ کے تقاضے اور مصلح کی ضرورت کو کس خوبصورتی سے دکھایا ہے۔

پھر اس قوم کی صفات جا بجا ذکر کی ہیں۔ جو قرآن کریم کی تعلیم سے فیض یاب ہوئی۔ مگر کس قدر افسوس ناک اور ناکامیاب کوشش ہو گی۔ اگر کوئی دیکھنا اور دکھانا چاہے۔ کہ انجیلی یسوع کی حالت بھی اس امر کا ثبوت دے سکتی ہے۔

مسٹر ولیم میور نے لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں خاتم النبیین صلعم اور یسوع انجیلی میں موازنہ کرنا چاہا ہے۔ تلخ گھونٹ پی کر اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ بمقابلہ سید الوریٰ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے یسوع انجیلی کو اپنے زمانہ ارشاد میں کچھ بھی کامیابی نہیں۔ اس کے آگے محض بیہودہ اسباب ناکامی کی قرار دیتا ہے۔ غرض صادق اور حقیقی مصلح جو کامیابی کی زیبا خلعت زیب تن کر سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ جامع صفات ہیں۔ اگر ان صفات کا آدمی مطلوب نہیں۔ تو پھر میں پوچھتا ہوں کہ کوئی اس سے بہتر کسی مصلح کے صفات بیان کرو۔

سنو! ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے دعوے کیا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ اول ہمکو یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا وہ اس دعوے کے قابل ہے یا نہیں؟ اور پھر دیکھیں گے۔ کہ زمانہ کو اس کی ضرورت بھی ہے یا نہیں! بارش عجیب چیز ہے۔ زمین مردہ کو راحت دینے والی اور صدہا امیدوں اور مسرتوں کو ساتھ لانے والی۔ مگر جو وقت پر نہ ہو۔ تو محض بے سود اور ناقابل التفات اور مضر ہے۔ سو جیسے بارش کے لئے قانون قدرت ہے۔ اسی طرح روحانی بارش یعنے وحی الٰہی اور مہبط وحی کے لئے بھی قانون قدرت ہے۔ اسی نکتہ معرفت کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل یعنے ہم نے اس رسول کو تمام حقہ ضرورتوں اور مقتضائے وقت کے پورا کرنے کی صفات و قابلیت دے کر نازل کیا ہے۔ اور یہ اترا بھی ایسے وقت میں ہے۔ کہ جب ضرورت حقہ تھی۔ اور زمانہ باطل کے ہاتھوں سے تنگ آ کر

الحق کو چاہتا تھا - یہ آیت بھی پورا فوٹو دکھاتی ہے - زمانہ کی حاجت کا جو ہمارے ہادی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود با جود سے پہلے تھی - یہ کس قدر غور کے قابل بات ہے - کہ آج سے اُنیس برس قبل یہی الہام اس دعوے کرنے والے کو بھی ہوا - جو اس جدید دعوے کے سننے والے کو خیر خواہانہ صلاح دیتا ہے - کہ اُسی طرح آج بھی تقاضائے وقت اور ضرورت مصلح میں [illegible] سے غور اور جستجو کرے جیسی اُس نے پہلی صدی کے وقت کی -

کیا اس وقت یہ صحیح بات نہیں - کہ زمین جل اُٹھی تھی اور بالکل سیاہ نقشہ [illegible] کا ہو رہا تھا - سه

[illegible] بوستان [illegible]

تاریکی نے سارے عالم کو اپنے پردوں کے نیچے رکھا تھا - ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس سپارہ ۲۱ یعنی امیوں و اہل کتاب سب کے عقیدوں [illegible] اخلاق [illegible] - اور اس فساد اخلاق کی وجہ اُن کی بدعملیاں [illegible] اور اس بدعملی کا تسلط ہر طرف پورا ہو رہا ہے - [illegible] سمجھو کہ سارے [illegible] ہے - جو اس کی [illegible] ناقابل [illegible] -

بڑے افسوس [illegible] بالکل [illegible] ازروئے [illegible] کا [illegible] ایسے وقت میں کیا ضرورت [illegible] آیا - وہ بعد اس [illegible] ثابت کرتا ہے - [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اصلاح و تقویٰ امت [illegible] ضرورت [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام [illegible] بالکل [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت [illegible] ظالمانہ [illegible]

اور تمام مذاہب کو مخاطب فرمایا - اُسی طرز پر مسیح موعود کا مشن بھی ہوگا - سید المرسلین صلعم نے یہود و نصاریٰ سے مباحثات کئے - اُن کی بدکرداریوں اور ناپاک عقیدوں کو ظاہر کیا - عرب کے برہموؤں اور تناسخیوں کے خبیث خیالات کی بیخ کنی کی - اُس وقت کے علماء و سرداران قیصر و کسریٰ وغیرہم کے نام دعوت حق کے خطوط لکھے - اسی طرح حضرت مسیح موعود نے ہند کے برہموؤں اور آریوں اور نصاریٰ و یہود سے مباحثات کئے - اور ان بے باک دشمنوں سے ایک طرف حق کی حمایت کی اور دوسری طرف اُن کے قلعوں پر متواتر حملے کر کے اُن کو خاک کے برابر کر دیا -

اور بانا آنحضور کے ایمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ سے رنگین تھا - یورپ کے کل سلاطین [illegible] حقیقت اسلام و بطلان نصرانیت کے خط لکھے - اور یہاں تک [illegible] کوئی ایک فرد حکام سے ایسا نہیں رہا جس کی آنکھ اور ہاتھ نے اُس کے کسی تحریری نوشتہ کے دیکھنے اور چھونے کا شرف حاصل نہ کیا ہو -

کیا یہ سچ نہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ برس کی زندگی میں اس جماعت کو جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا تھا - ایک عظیم [illegible] قرآن کریم [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] اور اتباع سنت [illegible] کوئی ان [illegible] جرات [illegible] - سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے سارے [illegible] دشمنوں کو پست اور [illegible] کر دیا - کہ حق دار آئے اور اپنا حق لے - کیا ہی سچ ثابت ہوا جو کتاب مجید میں تیرہ سو برس قبل کہا گیا تھا -

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ - سپارہ ۱۰ - ۲۶ - ۲۸ -

[illegible] کی حکمت ہے - کہ کل مفسرین اس آیت کو مسیح موعود کے زمانہ سے مخصوص کرتے ہیں - [illegible] الواقع [illegible] بھی یہی ہے -

سو سلام اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] - کہ وہ شخص کس پایہ [illegible] کا ہوگا [illegible]

اور غوث اور مجدد امت مرحومہ ہوئے - اور سب کے سب اپنے مقتدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے مقتدی اور عاشق تھے - مگر یہ ثابت کیا ہے - کہ آپ نے سلام کسی کو بھی نہ کہا - فکر کرنے والے کے لئے اس میں آیات ہیں +

اس تمام بیان میں ہماری جماعت کے لئے امید و بیم یا تبشیر و انذار دونوں ہیں - بشارت تو یہ ہے - کہ تم نے اس مبارک وقت کو پایا اور امام وقت کو پہچانا - اور قبول کیا - اور امید ہے - کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے وآخرین منھم اور [illegible] کے مصداق اور وارث ہو گئے - اور انذار یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی سے کوئی رشتہ ناطہ نہیں - پہلے بھی اُس نے متقیوں ہی کو [illegible] لگایا اور اب بھی وہ متقیوں ہی کو [illegible] - یہود کو کہا گیا - فضلتکم علی العالمین اور [illegible] نبوت اور ملوکت اُن کے خاندان میں جاری رہی - مگر جب تقویٰ کو چھوڑ دیا تو دونوں نعمتیں سلب کی گئیں - اور آخر انتقال [illegible] بلفظ دیگر داخل ہونے کے وقت نئی جماعت کی نسبت بھی یہی کہا گیا -

فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ الآیۃ

یاد رکھو قرآن کریم کا لانے والا امام المتقین ہے - اور آپ کی جماعت تقوے و طہارت کے سچے نمونہ ہیں - ایرانیوں کے لشکر کی ڈراؤنی کثرت کو دیکھ کر مسلمان لشکر کے بعض ضعیف دل گھبرا گئے - تو اُس صحابی سپہ سالار نے کیا خوب جواب دیا - کہ ہم آدمیوں کی قوت اور تعداد کے بل پر تو نہیں لڑتے ہم تو ایمان اور دین کی قوت سے لڑتے ہیں - اور میں تو چاہتا ہوں - کہ ان کلاب النار کی تعداد اس سے بھی مضاعف ہو -

ہم کو بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ ہمیں متقی اور صالح بنائے - اور مجھے تو کامل امید ہے - کہ اللہ تعالیٰ ضرور ضرور اس جماعت کو ایسی ہی جماعت بنائے گا - جیسے اُس کے وعدے ہیں - کیونکہ صحابہ کی طرح اس جماعت کے معلم بھی خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں -

آخر میں میں اپنی جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ بیشمار لوگوں سے خدا تعالیٰ نے انہیں چن لیا - اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اُن کے حصہ میں حسنۃ الدنیا و حسنۃ الآخرۃ رکھ دے - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الحکم [illegible] قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی مالک و مہتمم نے چھپوا کر شائع کیا

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر + نہ رہے کوئی لاولد مضطر + اغنی ہے خنی میں ہر لشکر پسر + لعل دُرِ یتیم سے بڑھ کر

حکیم شیخ نظام الدین

معیار صداقت

اس خادم الاطباء کو ۴۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کے خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں۔ کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ وحیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہ ہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر سچ ہے خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر (۱) اول کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ دے۔ اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں۔ (۳) سر طبیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے۔ بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جاوے۔ (۴) شرطیہ امید خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھدیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس ہیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو جلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھادی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دینا۔ کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں۔ وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں۔ سچ ہے برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب استاد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیجکر منگوائے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں +

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جسکے اولاد نہ ہو۔	ع٥	۱۰	نو قولنج دوری	صہ	۱۹	لقوہ	عا	۲۸	مل اٹرنا	صہ
۲	جسکے اولاد چھوٹی مرجاوے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	عا	۲۹	طول وعرض وعمق سوزائد	صہ
۳	جسکا حمل ۳-۶-۸ ماہ گر جاوے	صہ	۱۲	سرعت	عا	۲۱	ناسور	عا	۳۰	خضاب سالانہ	عا
۴	جسکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہو	صہ	۱۳	جریان	عا	۲۲	بواسیر خونی وبادی	صہ	۳۱	نزلہ وزکام	عا
۵	کمزوری	ع٥	۱۴	غلط کاری	صہ	۲۳	ادھرنگ	ع٥	۳۲	تسہیل ولادت	عا
۶	مرگی	صہ	۱۵	کنٹھیا	عا	۲۴	ضیق النفس	ع٥	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عا
۷	تپ دق	ع٥	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	لیچھ	صہ	۳۴	تیجا-چوتھیا-روزانہ	عہ
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	عا	۲۶	آتشک	صہ	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	عا	۱۸	سبل	عا	۲۷	آتشک گل بدن	ع٥	۳۶	سرسام	عا

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر و حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ میں عنہ روپیہ۔ مصری سُرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دہندوں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ میں جلن کمزوری نظر۔ ناخونہ۔ باہر دردمند کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شئی نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم مسانگلے صاحب بہادر ایم۔ بی ماایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں۔ کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک مریضہ پر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے پانی نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم بصد تعظیم۔ شاید آنجناب کو یاد ہو گا۔ کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سُرمہ منگوایا تھا جس نے جادو اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمے دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا۔ اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے۔ اور مریض دعا گو ہے۔ بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کے ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو آپنے ایسی نادر دوا کو اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے۔ لہٰذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے۔ کہ ہر وقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم سرمہ ممیرہ کے استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنائت فرماویں۔ راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڑھ ڈسپنسری شملہ۔

۴۔ جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے۔ جس کا علاج حکما، اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب و کیمپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے اور ایک تولہ سفید سُرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں۔ دستخط سردار صالح محمد خان درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب میر فیض محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان۔ ۶ مارچ ۱۹۰۶ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے الائنس بینک مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا۔

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپکر شائع کیا گیا۔